احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلک اہلسنّت کے مطابق روزمرّہ شرعی مسائل کا مُستند مجموعہ

تینوں حصّے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرّہ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبّیر برادرز
۴۰۔ بی
اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ——— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

ترجمہ عربی ——— محمد اول قادری چشتی

دیباچہ سوانح مصنف ——— عالم فقری

تعداد طبع اول ——— ایک ہزار

سال طباعت ——— ۱۹۸۴ء

زیر نگرانی ——— جناب حاجی انور اختر صاحب

ناشر ——— شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

قیمت ——— ۵۷/- روپے

مطبوعہ خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

کے ارشادات جب مجھ کو ملے تو اقرار کرنا پڑا کہ **مُلا محمود** اگر آج ہوتے تو اعلیٰ حضرت کی طرف رجوع کرنے کی حاجت محسوس کرتے۔ اعلیٰ حضرت نے کسی ایسے نظریے کو کبھی صحیح وسلامت نہ رہنے دیا جو اسلامی تعلیمات سے متصادم رہ سکے اگر آپ وجودِ فلک کو جاننا چاہتے ہوں اور زمین و آسمان دونوں کا سکون سمجھنا چاہتے ہوں اور سیاروں کے بارے میں **كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ** کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہوں تو ان رسائل کا مطالعہ کریں جو اعلیٰ حضرت کے رشحاتِ قلم ہیں۔ اور یہ راز آپ پر ہر جگہ کھلتا جائے گا کہ منطق و فلسفہ و ریاضی والے اپنی راہ کے کس موڑ پر کج رفتار ہو جاتے ہیں۔

بے مثل قوتِ حافظہ :-

اعلیٰ حضرت کی قوتِ حافظہ بے نظیر تھی۔ آپ کی بے مثل ذہانت اور حیرت انگیز قوتِ حافظہ کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ تکمیل فتویٰ میں جو حضرات آپ کے معاون ہوتے جب انھیں کوئی جزئیات فقہ کتب فقہ میں نہ ملتیں تو آپ ان کی راہنمائی فرماتے اور یہاں تک فرما دیتے کہ یہ فلاں کتاب جلد فلاں کے فلاں صفحہ اور سطر میں ہے اور واقعی جب فقہ کی کتب میں وہ جزئیات تلاش کی جاتیں تو وہ واقعی اسی کتاب اور صفحہ پر ہوتیں جہاں اعلیٰ حضرت نے بتایا ہوتا۔ مولانا حسین احسان ابتدائی تعلیم میں آپ کے ہم سبق تھے۔ ان کی روایت ہے کہ "شروع ہی سے ذہانت کا یہ حال تھا کہ اُستاد سے کبھی چوتھائی سے زیادہ کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب از خود پڑھ کر یاد کر کے سنا دیا کرتے۔"

آپ کی قوتِ حافظہ کا اندازہ اس طرح بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ آپ نے افتاء وغیرہ کی مشغولیت کے باوجود صرف ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ بعض لوگ آپ کے نام کے ساتھ حافظ کا لفظ لکھ دیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ان بندگانِ خدا کا کہنا غلط نہ ہو ہمیں قرآن پاک یاد ہی کر لینا چاہیئے چنانچہ رمضان المبارک میں عشاء کے بعد تراویح میں حافظ صاحب سے پارہ سُن کر دور فرمالیتے اس طرح رمضان شریف کے تیس دنوں میں پورا قرآن پاک حفظ کر لیا یہ اللہ تعالیٰ کا انعام بھی تھا اور حافظے کی کرامت بھی۔

اگر کوئی با آوازِ بلند قرآن پاک پڑھ رہا ہوتا اور اعراب کی غلطی کرتا تو آپ کتنے ہی مصروف کیوں

نہ ہوتے اسے فوراً ٹوک دیتے تھے اور اصلاح فرماکر یہ بھی بتادیتے تھے کہ وہ کس پارے کے کس رکوع کی کس آیت کے کس لفظ پر لغزش کا شکار ہوا ہے۔

بیعت وخلافت :- آپ میں حصولِ روحانیت کا جذبہ فطری طور پر موجود تھا اور جونہی آپ جوان ہوئے تو اس میں خود بخود نکھار پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ لیکن راہنمائی کے لیے پھر بھی کسی رہبر کامل کی ضرورت تھی چنانچہ آپ جمادی الاول ۱۲۹۴ھ میں اپنے والدِ ماجد کے ہمراہ حضرت شاہ آلِ رسول کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ان کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی اپنے دور سلوک وطریقت میں امام الاولیاء تھے۔ اور انھوں نے یک نگاہ میں آپ کو کامل کر دیا پھر آپ کے مرشد نے آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز کیا۔

یہ دیکھ کر دیگر حاضرین کو رشک ہوا اور عرض کی حضور! اس بچے پر یہ کرم کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! تم "احمد رضا" کو کیا جانو۔ یہ فرماکر رونے لگے اور فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے آلِ رسول! تو دنیا سے کیا لایا؟ تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔ اور فرمایا کہ یہ چشم وچراغ خاندانِ برکات ہیں۔ اوروں کو تو تیار ہونا پڑتا ہے۔ یہ بالکل تیار آئے تھے انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی۔

آپ کو صوفیاء کے مختلف سلاسل میں خلافت حاصل تھی۔ مگر سلسلہ قادریہ کو آپ نے بہت فروغ دیا۔

سعادت حج وزیارت حرمین :- بیعت سے ایک سال بعد یعنی ۱۲۹۵ھ میں آپ کو اپنے والدین کی معیت میں پہلی بار حج بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں حرمین وشریفین کے اکابر علماء اور شیوخ سے آپ کی ملاقاتیں رہیں مثلاً مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ شیخ عبدالرحمٰن سراج وغیرہم۔ ان دو حضرات سے آپ نے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول فقہ میں سندیں

اشعار میں جس چیز پر زیادہ زور دیا وہ عشق رسول کی پاسداری ہے اور یہی درس آپ نے اپنی نعت گوئی میں دیا ہے کہ جب تک مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو عقیدت اور محبت کا مرکز نہیں بنائیں گے وہ نجات نہیں پا سکتے۔

کلام رضا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ رسول اکرم کو باطنی آنکھ سے سامنے دیکھ کر جو قلبی واردات آپ پر پیدا ہوتی ہے آپ اسے کچھ ڈالتے ہیں جس سے شعر میں سوز و محبت اور مدحت رسول کا ایسا انداز پیدا ہوتا ہے کہ ہر درد رکھنے والا مسلمان آپ کے اشعار کو اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دیتا ہے۔

علوم قرآن میں مہارت :-

اعلیٰ حضرت کو علوم قرآن میں خصوصی مہارت حاصل تھی آپ کے علم قرآن کا اندازہ آپ کے قرآن پاک کے ترجمے کنز الایمان سے بخوبی لگایا جا سکتا۔ جو دیگر تراجم سے ایک منفرد مقام کا حامل ہے آپ نے ترجمے میں آداب اور حقائق کی وضاحت کو ہر ممکن برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے اور کسی مقام پر بھی ترجمہ قرآن پاک کی اصل حقیقت اور روح سے دور نہیں ہوتا۔ کنز الایمان گوناگوں خوبیوں کی بنا پر بہت مشہور ہے۔

آپ نے فتویٰ میں جن قرآنی آیات سے استنباط کر کے مسائل کا حل پیش کیا ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے موضوع کی مناسبت کے لحاظ سے نہایت ہی موزوں ہیں جس سے علوم قرآن میں آپ کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پھر آپ کو قرآن پاک کی تلاوت سے والہانہ لگاؤ تھا بارہا آپ جب تلاوت فرماتے تو اشک بار ہو جاتے۔

اعلیٰ حضرت کا علم حدیث :-

قرآنی حقائق اور مسائل کی اس وقت تک وضاحت نہیں ہو سکتی جب تک کہ صحیح علم حدیث نہ ہو۔ اس لیے احیائے دین کے لیے قرآن پاک کے علاوہ حدیث و سنت مطہرہ پر کامل عبور کا حاصل ہونا نہایت ہی ضروری ہے لہذا امام احمد رضا خاں بریلویؒ علم الحدیث میں بھی بڑے راسخ تھے۔

ما سکھوں کذب کا مجموعہ ہوگا۔ حالانکہ یہ حدیث جلیل شہادت دے رہی ہے کہ صحابی نے حضور کو مالک تمام بشر کہا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقبول و مقرر رکھا۔

سادسًا، بات یہ ہے کہ آپ کے خیال شریف میں مالک و مملوک کے یہی معنی تھے کہ زید عمرو کو تانبے کے کچھ ٹکوں یا چاندی کے چند ٹکڑوں پر خریدے۔ جبھی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالکیت کو خلاف واقع فرمادیا۔ حالانکہ یہ مالکیت سخت لیچ لچر، محض بے وقعت بے قدر ہے کہ جان درکنار گوشت پوست پر بھی پوری نہیں۔ یہ سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان و جسم سب کو محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہے۔ یعنی اولیٰ بالتصرف ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیت حقہ صادقہ محیطہ شاملہ تامہ کاملہ حضور پُرنور مالک الناس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخلافت کبرائے حضرت کبریا عزّ و علا تمام جہان پر حاصل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ۔ — نبی زیادہ مالک و مختار ہے تمام اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ:

ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من انفسھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ — کوئی حق (نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اگر یہ معنی مالکیت جناب مجیب کے خیال میں ہوتے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالکیت کو خلاف واقع نہ جانتے۔ اور خود اپنی جان اور سارے جہان کو محمد رسول اللہ صلی

اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ الۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِيۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآٮِٕمِيۡنَ وَالصّٰٓٮِٕمٰتِ وَالۡحٰفِظِيۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ جو لوگ اللہ کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ انکے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيۡنًا ؕ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی بات طے کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے وہ بالکل گمراہ ہو گیا۔

وَ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلَّذِىۡۤ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِ اَمۡسِكۡ عَلَيۡكَ زَوۡجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

۳۷۔ اور جب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم